نماز گناہوں کی معافی اور تطہیر کا ذریعہ

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ؟)) قَالُوْا لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا' قَالَ :((فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ' یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا)) (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: ''بتلاؤ' اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں روزانہ پانچ دفعہ وہ نہاتا ہو' تو کیا اُس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟'' صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ میل بھی باقی نہیں رہے گا' تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''بالکل یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے خطاؤں کو دھوتا اور مٹاتا ہے۔''

پنج گانہ نماز ارکان اسلام میں سے ہے۔ ہر آسمانی شریعت میں ایمان کے بعد پہلا حکم نماز ہی کا رہا ہے۔ شریعتِ محمدیؐ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بھی اس کی امتیازی حیثیت ہے۔ کفر اور اسلام کے درمیان نماز کا فرق ہے۔ ارکانِ اسلام مؤمن کے اخلاق و کردار کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔ روزہ اگر پورے آداب کے ساتھ رکھا جائے تو جھوٹ' غیبت اور دیگر فضول' ناپسندیدہ افعال سے روکتا ہے۔ صبر اور ثابت قدمی پیدا کرتا ہے۔ زکوٰۃ مال کی محبت میں وارفتہ نہیں ہونے دیتی۔ مفلسوں اور ناداروں کی ضروریات پوری کرنے کا اچھا جذبہ بیدار کرتی ہے۔ اسی طرح نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ جیسا کہ

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب الصلوات الخمس کفارۃ۔ وصحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا وترفع بہ۔

قرآن میں مذکور ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ﴾ (العنکبوت:٤٥) ''بے شک نماز بے حیائی اور منکرات سے روکتی ہے''۔ گویا ارکان اسلام کے ذریعے انسان کو فضائل اخلاق سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ تاہم انسان جس قدر بھی نیک اور تقویٰ شعار ہو جائے بشری تقاضوں کے تحت اُس سے گناہ اور برائی کا سرزد ہونا ناگزیر ہے جس پر گرفت ہو سکتی ہے۔ مگر رحیم وغفور مالک نے اپنے بندوں کی بخشش کے لیے کئی انداز اختیار کیے ہیں' اور نماز بھی گناہوں کی معافی اور تطہیر قلب کا ایک ذریعہ ہے۔

زیر درس حدیث میں بڑے حکیمانہ انداز میں نماز کے اثرات کو واضح کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ایک دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے گا اس کے جسم پر میل کچیل کیسے رہ سکتی ہے! ہر دفعہ کے نہانے میں کچھ وقفہ تو ہو گا' چنانچہ اس وقفے میں انسان کے جسم پر جو بھی گرد وغبار پڑ جائے گا وہ اگلی دفعہ کے غسل سے دُور ہو جائے گا۔ اس طرح ہر دفعہ کا غسل گرد وغبار کو دور کرتا رہے گا اور دن کے آخر میں اُس شخص پر کسی طرح کی میل کچیل نہ رہے گی۔ یہ مثال دے کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال بالکل اسی طرح ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں۔ پس ہر مسلمان کو اپنی خطاؤں' لغزشوں' کوتاہیوں اور گناہوں کی بخشش کے لیے نماز پنج گانہ جملہ شرائط و آداب کے ساتھ پابندی سے ادا کرنی چاہیے۔ نماز کے بارے میں قرآن مجید میں بار بار تاکید آئی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے نماز کو مسلمان کی علامت قرار دیا ہے' اور فرمایا ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

نماز کی ادائیگی کے لیے وضو شرط ہے اور وضو کے پانی کے ساتھ بھی انسان کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ))(١)

''جس شخص نے وضو کیا' اور خوب اچھی طرح وضو کیا' تو اُس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی''۔

---

(١) صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء۔

© rasailojarai

اس حدیث کی تائید میں ایک واقعہ بھی ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ سردی کے ایام میں باہر تشریف لے گئے اور درختوں کے پتے (خزاں کی وجہ سے) خود بخود جھڑ رہے تھے۔ آپؐ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا (اور ہلایا) تو ایک دم پتے جھڑنے لگے۔ حضرت ابوذرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: ''جب مؤمن بندہ خالص اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں''۔(۱)

ہر مؤمن کے لیے لازم ہے کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے باز رہے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں کی بخشش کی اُمید رکھے اور پورے خلوص اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا رہے۔ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''جو مسلمان فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور پھر خشوع و خضوع کے ساتھ اچھی طرح رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے واسطے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب تک وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو اور نماز کی یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی''۔(۲)

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج اُمت کی ایک بڑی تعداد نماز سے غافل اور بے پرواہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو رہی ہے! ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرے اور اپنے اہل و عیال کو اس کی تاکید کرے' کیونکہ نماز چھوڑنے والوں کا حشر قیامت میں قارون' فرعون' ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(۳) اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

---

(۱) مسند احمد۔

(۲) صحیح مسلم

(۳) مسند احمد و شعب الایمان للبیهقی۔

فرمان نبوی ﷺ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''

(رواہ البخاری' عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)